26106 - جہاد بالمال مالداروں پر فرض ہے

سوال

میں ايك مسلمان عورت ہوں الحمد للہ میں بہت مالدار ہوں، كيا مجھ پر واجب ہے كہ میں يہ مال ان مسلمانوں كو دوں جن كے علاقوں كو كفار اپنے قبضہ میں كرنے كى كوشش كر رہے ہیں، اور وہ اپنى زمين كفار كے پنجہ سے چھڑانے كى جدوجھد كر رہے ہيں، اور انہيں قتل كيا جا رہا ہے، جيسا كہ شيشان اور اور فلسطين وغيرہ دوسرے مسلمان ملكوں میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

مسلمانوں پر پورى دنيا ميں اپنے كمزور مسلمان بھائيوں كى مدد و نصرت كرنا فرض ہے.

ارشاد بارى تعالى ہے:

مومن سب آپس ميں بھائى بھائى ہيں الحجرات (10).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مسلمان مسلمان كا بھائى ہے، نہ تو وہ اس پر خود ظلم كرتا ہے اور نہ ہى اسے ظلم كرنے كے ليے كسى دوسرے كے سپرد كرتا ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (2442) صحيح مسلم حديث نمبر (2580)

اور مسلم رحمہ اللہ نےايك حديث ميں يہ الفاظ زيادہ ذكر كيے ہيں:

" اور نہ ہى اسے ذليل كرتا ہے"

صحيح مسلم حديث نمبر (2546).

حافظ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

"اور نہ ہى وہ اسے كسى كے سپرد كرتا ہے"

يعنى وہ اسے اس شخص كے پاس نہيں چھوڑتا اور اس كے سپرد نہيں كرتا جو اسے تكليف اور اذيت سے دوچار كرتا رہے، اور نہ ہى وہ اسے ايسے كام اور تكليف ميں چھوڑتا ہے جس سے اسے اذيت محسوس ہوتى ہو، بلكہ وہ اس كى مدد كرتا اور اس كا دفاع كرتا ہے...

اور بعض اوقات يہ واجب ہے، اور بعض اوقات مندوب، يہ حالات كے مطابق ہو گا. اھـ

اور " النهاية " ميں ہے كہ:

علماء رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے: ذليل و رسوا كرنا يہ ہے كہ اس كى معاونت اور مدد كرنا ترك كر دى جائے، اور اس كا معنى يہ ہے كہ: جب وہ مسلمان شخص كسى ظلم وغيرہ كے روكنے ميں مدد طلب كرتا ہے تو اس كى مدد كرنا ممكن ہونے اور كوئى شرعى عذر نہ ہونے كى صورت ميں مدد كرنا ضرورى ہے. اھـ

شيشان اور فلسطين (كشمير) فلپائن) وغيرہ دوسرے ملكوں ميں جو كفار كے قبضہ اور كنٹرول ميں ہيں يا ان علاقوں ميں جہاں كفار كنٹرول كرنے كى كوشش كر رہے ہيں يہاں دفاعى جہاد ہے، اور دفاعى جہاد كا حكم سوال نمبر (34830) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے اس ليے آپ اس جواب كا ضرور مطالعہ كريں.

اور اگر مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائى كى مدد اپنى جان كے ساتھ كر سكتا ہو تو پھر اس پر ان كى مدد كرنا لازم ہے، اور اگر وہ مالدار ہو تو اسے ان كے ساتھ اپنے مال سے بھى جہاد كرنا چاہيے.

اور اسى طرح عورت پر بھى مال كے ساتھ جہاد كرنا واجب ہے.

كتاب اللہ ميں جہاد بالمال كو جہاد بالنفس كے ساتھ ملا كر ذكر كيا گيا ہے.

ارشاد بارى تعالى ہے:

تم ہلكے ہو پھر بھى نكلو، اور بوجھل ہو تو پھر بھى نكلو، اور اپنے مالوں اور جانوں كے ساتھ اللہ كے راستے ميں جہاد كرو، يہ تمہارے ليے بہت بہتر ہے اگر تم ركھتے ہو التوبة (41).

اور ايك دوسرے مقام پر فرمايا:

اپنى جانوں اور مالوں سے اللہ تعالى كے راستے ميں جہاد كرنے والےمومن اور بغير عذر كے بيٹھ رہنے والے مومن برابر نہيں، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد كرنے والوں كو بيٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالى نے درجوں ميں بہت فضيلت دے ركھى ہے، يوں تو اللہ تعالى نے ہر ايك سے خوبى اور اچھائى كا وعدہ كر ركھا ہے، ليكن اللہ تعالى نے مجاہدين كو بيٹھ رہنے والوں پر بڑے اجر كى فضيلت دے ركھى ہے النساء (95).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالى نے فرمايا:

جو لوگ ايمان لائے اور ہجرت كى اور اللہ كى راہ ميں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد كيا وہ اللہ تعالى كے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہيں، اور يہى لوگ مراد پا جانے والے كامياب ہيں التوبۃ (20).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى ہے:

ايمان والے تو صرف وہى ہيں جو اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان لائے، پھر وہ كسى قسم كے شك ميں نہ پڑے، اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ كى راہ ميں جہاد كيا، يہى لوگ سچے ہيں الحجرات (15).

ابو داود رحمہ اللہ تعالى نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مشركوں سے اپنے مالوں اور اپنى جانوں اور اپنىزبانوں سے جہاد كرو"

صحيح ابو داود حديث نمبر (2186).

يہ حديث جہاد بالنفس كے وجوب كى دليل ہے، يعنى خود بنفس نفيس كفار كے مقابلہ ميں نكلا جائے، اور يہ حديث جہاد بالمال كى دليل بھى ہے، يعنى مال كو جہاد كے اخراجات اور اسلحہ وغيرہ كى خريدارى اور جہاد پر جانے والوں كى ضروريات پورى كى جائيں.

اور يہ حديث لسانى جہاد كى دليل بھى ہے، كہ ان كفار كے خلاف مضامين لكھے جائيں اور انہيں اللہ تعالى كى دعوت دى جائے، اور ان كے خلاف حجت قائم كى جائے، اور مقابلے اور لقاء كے وقت آوازيں نكال كر اور انہيں ڈانٹ ڈپٹ كر زبانى جہاد كيا جائے، يعنى ہر وہ كام جس ميں دشمن كو تكليف اور اذيت اور شكست ہو. اھـ

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب" نیل الاوطار" میں کہتے ہیں:

اس میں کفار کے ساتھ مال، ہاتھ، زبان کے ساتھ جہاد کرنے کے وجوب کی دلیل ملتی ہے، اور جہاد بالمال اور جہاد بالنفس تو قرآنی حکم کے مطابق کئی اسك مقامات سے ثابت ہے، جو ظاہرا وجوب پر دلالت کرتا ہے. اھـ

دیکھیں: نیل الاوطار (8 / 29).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی " الاختیارات" میں لکھتے ہیں:

جو شخص بدنی جہاد کرنے سے عاجز ہو، اور جہاد بالمال کی قدرت و استطاعت رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال کرنا واجب ہے، لھذا مالداروں پر اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے.

اور اس بنا پر عورتوں پر بھی اگر ان کے پاس مال ہے تو ان کا مال سے جہاد کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چھوٹے بچوں کے اموال میں اگر اس کی محتاج ہوا جائے تو پھر جیس طرح نفقات اور زکاۃ واجب ہوتی ہے.

لیکن اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو پھر کسی قسم کے اختلاف کی کوئی وجہ ہی باقی نہیں رہتی، کیونکہ دین، جان، اور حرمت سے ان کے ضرر کو دور کرنا اور روکنا بالاجماع واجب ہے. اھـ

دیکھیں: الاختیارات (530)

اور اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنا صدقات میں سب سے افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، اور پھر اللہ تعالی نے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے شخص کے ساتھ اجر جزیل کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالی جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے، اور اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے

البقرۃ (261).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں

یعنی: اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی رضامندی کے حصول کے لیے، اور ان سب سے اولی جہاد فی سبیل

اللہ میں مال خرچ کرنا ہے.

اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں

اس مثال میں یہ اضافہ کی یہ صورت اور تصویر لانا ایسے ہی جیسے کہ بندہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہا ہے، اور وہ اجروثواب میں اس زیادتی کا اپنی بصیرت کے ساتھ بھی مشاہدہ کرتا ہے تو ایمان کا گواہ اس کے ساتھ مل کر قوت اختیار کرتا ہے، تو نفس خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتا، اور اس کی اجازت دیتے ہوئے اس اجر جزیل اور احسان عظیم کے زیادہ ہونے کی امید وابستہ کرتا ہے.

اور اللہ تعالی زیادہ کرتا ہے

اجروثواب میں یہ زیادتی اور اضافہ

جس کے لیے چاہتا ہے

یعنی: خرچ کرنے والے کی حالت اور اس کے اخلاص اور صدق و سچائی کے مطابق، اور خرچ کی گئی رقم اور چیز کی حالت، اس کی حلت، اور اس کے فائدہ، اور وقوع اوراس کی موقع کے مطابق.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور اللہ تعالی اضافہ کرتا ہے

اس سے بھی زیادہ اضافہ

جس کے لیے چاہے

تو انہیں ان کا اجروثواب بغیر حساب عطا کردے.

اللہ تعالی بڑی کشادگی کا مالك ہے

فضل اور وسیع عطا والا لھذا خرچ کرنے والے شخص کو واہمہ نہ ہو کہ اس اضافہ میں ایك قسم کا مبالغہ پایا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کے سامنے کوئی چیز بڑی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی اس کی کثرت عطا سے کسی چیز میں کوئی کمی ہو سکتی، اور باوجود اس کے

وہ علم والا بھی ہے

اسے جانتا ہے جو شخص اس اضافہ کا مستحق ہے، اور کون شخص اس کا مستحق نہیں، تو وہ اپنی کمال حکمت اور کمال علم سے اس اضافے کو اس کی صحیح جگہ پر رکھتا ہے. اھـ

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائے.

واللہ اعلم .